REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطیہ نمبر ۵ ۔

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

الفضل

جلد ۵۰/۱۵ ｜ ۲۳ وفا ۱۳۴۰ ھش ｜ ۲۳ جولائی ۱۹۶۱ء ｜ نمبر ۱۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۲۰ جولائی بوقت ۱/۲-۱۰ بجے صبح

کل حضور کو نزلہ کی تکلیف میں قدرے افاقہ رہا۔ مگر اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ شام کو طبیعت کچھ بہتر تھی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

۲۱ جولائی ۱۹۶۱ء بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ کی طرف سے پونے پانچ ہزار میل کی بلندی پر خلائی سفر کا کامیاب تجربہ

کیپٹن گریسم کو پندرہ منٹ تک خلا میں رہنے کے بعد بحفاظت سمندر میں اتار لیا گیا

فلوریڈا ۲۲ جولائی۔ کل امریکہ نے ایک اور آدمی کو خلا میں بھیجنے کا کامیاب تجربہ کیا۔ امریکہ کے دوسرے خلائی مسافر کیپٹن ورجل آئی گریسم ۱۵ منٹ ۱۵ سیکنڈ تک خلائی راکٹ میں رہے۔ آپ نے چار ہزار نو سو میل کی بلندی تک پرواز کی۔ ان کا کیپسول پروگرام کے مطابق بحر اوقیانوس میں گرا جہاں سے انہیں ایک جہاز کے عرشہ پر پہونچا دیا گیا۔ کیپٹن ورجل کا کیپسول جب کامیاب خلائی پرواز کے بعد بحر اوقیانوس میں پیراشوٹ کے ذریعہ گرا۔ تو انہیں کیپسول سے باہر نکلنے کا دروازہ استعمال کرنا پڑا۔ کیونکہ کیپسول میں پانی بھرنے لگا تھا۔ گریسم کیپسول سے باہر ۲ میٹر تک تیرنے کے بعد ہیلی کاپٹر سے گرائی ہوئی رسی پکڑنے میں کامیاب ہوئے۔ ہیلی کاپٹر جب کیپسول کو اٹھا کر طیارہ بردار جہاز ٹرینڈلف کے عرشہ پر رکھنے لگا۔ تو کیپسول جہاز کے کنارے سے ٹکرا کر سمندر میں جا پڑا اور غرق ہو گیا۔ اسے دوبارہ حاصل کرنے کی کوششیں رائیگاں ثابت ہوئیں۔

ریڈسٹون راکٹ کے ذریعہ پرواز کے دوران گریسم نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیئے۔ انہیں بارہ گنا کشش سے ہمکنار ہونا پڑا۔ ان کے پیشرو کمانڈر شیپرڈ کو گیارہ گنا کشش ثقل کا دباؤ برداشت کرنا پڑا تھا۔ ان کے راکٹ نے پانچ ہزار تین سو دس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کی۔ پرواز کے دوران متعلقہ سائنسدانوں سے انکا مکمل رابطہ رہا۔

امریکہ آئندہ پانچ سال میں پونے نو ارب ڈالر غیر ملکی امداد کے طور پر خرچ کریگا

واشنگٹن ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے امریکہ کی تعلقات خارجہ کی کمیٹی نے سات کے مقابلے میں دس ووٹوں سے آئندہ سال کے لئے امریکہ کے غیر ملکی امداد کے پروگرام کی منظوری دے دی ہے۔ آئندہ پانچ سال کے لئے غیر ملکی امداد کے لئے آٹھ ارب اسی کروڑ ڈالر کی رقم کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

کمیٹی نے اس سال صدر کو سرکاری خزانے سے نو کروڑ ڈالر سالانہ حاصل کرنے کا اختیار بھی دیا ہے۔ یہ رقم پسماندہ ملکوں کی امداد کا فنڈ قائم کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی۔

پنڈت نہرو ۷ نومبر کو امریکہ جائیں گے

نئی دہلی ۲۲ جولائی — یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو ۷ نومبر کو امریکہ کے سہ روزہ دورے پر واشنگٹن پہونچیں گے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ پنڈت نہرو صدر کینیڈی کی دعوت پر امریکہ جا رہے ہیں۔

الیف۔ اے کے امتحان کا نتیجہ

لاہور ۲۲ جولائی۔ ثانوی تعلیم کے بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ ایف۔ اے کے امتحان کا نتیجہ مورخہ ۲۸ جولائی کو ۱۲ بجے شب شائع کر دیا جائیگا۔

درخواست دعا

ربوہ ۲۲ جولائی۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مطلع فرماتی ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ بعارضہ اگزیما بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ہیضہ سے ۳۰۷ ہلاک

کلکتہ ۲۲ جولائی۔ سرکاری اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ صوبہ بہار کے ضلع گیا میں گزشتہ چھ ہفتوں میں ہیضہ سے ۳۰۷ افراد ہلاک ہو گئے۔

بھارت کو امریکی امداد کی یقین دہانی

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ بھارت میں امریکہ کے سفیر مسٹر کینتھ گالبرائتھ نے مدراس میں کہا کہ اگر پاکستان نے بھارت کے خلاف جارحانہ کارروائی کی تو امریکہ بھارت کی مدد کرے گا۔

خدام کی توجہ کیلئے

— از مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ —

تمام خدام کو الفضل کے ذریعہ اطلاع مل چکی ہے کہ مسجد مبارک میں روزانہ قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ اور فی الحال صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب درس دے رہے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے نوٹ کے بعد کسی یاددہانی کی ضرورت نہیں رہتی۔ میں ربوہ کے تمام خدام اور اطفال سے امید کرتا ہوں کہ وہ بلا استثناء باقاعدہ قرآن مجید کے اس درس میں شامل ہوا کریں گے اور حتی الوسع نوٹ لینے کی کوشش کریں گے۔ بیرونی خدام سے بھی امید کی جاتی ہے کہ جب کبھی ان کو ربوہ آنے کی سعادت حاصل ہو۔ وہ درس میں شامل ہوا کریں۔

سید داؤد احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ وقف جدید

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ بس چاہیئے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص جوش اور محبت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہ ہوگا۔"

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد پر وقف جدید کی تحریک میں شامل ہو کر خدمت دین کے لئے چندہ بھجوائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ - جولائی ۶۱ء

اسلام کی معتدل تعلیم

یہ ایک عام مسلّمہ امر ہے اور اسلام نے اس کی کما حقہ وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم انسانوں کو شروع ہی سے ملتی آئی ہے۔ البتہ ہر زمانہ کی ذہنیت کے لحاظ سے تعلیم دی جاتی رہی ہے۔ گو اصولاً تعلیم ایک ہی رہی ہے مگر جوں جوں انسان عقل و خرد میں ترقی کرتا رہا ہے اور جیسے جیسے حالات موجود ہوتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ بھی اپنی تعلیم کا انداز بدلتا رہا ہے۔ اور اس کو اس طرح نازل فرماتا رہا ہے کہ پچھلی تعلیم کی خوبیاں موجود رکھتے ہوئے انسان کو اگلی منزل کی طرف راہنمائی ہوتی رہے۔ تاآنکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعلیم کو ہر لحاظ سے مکمل کر دیا ہے۔ اب اس میں ترقی کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں اسلامی تعلیم اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے یقیناً وسیع ترین ہونی چاہیئے۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پہلے کئی ایسے دور گزر چکے تھے ان دوروں کا مطالعہ کیا جائے تو صرف ایک نقطۂ نظر سے ہی ہم ہر دور میں تفاوت دیکھیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تورات وغیرہ کتب میں مغز کی بجائے ظاہرا شریعت پر زور دیا گیا ہے اور جو تعلیم دی گئی ہے وہ حکمانہ انداز میں دی گئی ہے۔ مثلاً تو چوری نہ کرنا زنا نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو دس احکام دئے گئے ان کا یہی انداز ہے لیکن چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت جو موسوی سلسلہ کی آخری کڑی ہیں انسانی ذہنیت بڑی حد تک ترقی کر چکی تھی اس لئے موسوی شریعت کی تکمیل اس طرح کر دی گئی کہ چھلکے کی بجائے مغز پر زیادہ زور دیا گیا۔

تورات کا تو یہ حکم تھا کہ دانت کے بدلے دانت اور کان کے بدلے کان سے انتقام لینا ضروری ہے۔ بات یہ تھی کہ وہ زمانہ ابھی اسی حد تک ترقی کر چکا تھا کہ جب تک ظالموں کو بدنی سزا بدلے میں نہ دی جائے اس کا کوئی اصلاحی اثر نہیں ہو سکتا تھا یہ اصول زمانہ کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ ایک پہلو سے فطرت انسانی کے لحاظ سے بھی درست ہے۔ زمانہ کے لحاظ سے اس لئے کہ اس زمانہ تک انسانی فطرت کا ارتقا اسی حد تک پہنچا تھا کہ شریر اور ظالم کو اسی کے بٹوں میں جواب دیا جائے اکثریت کی ہی نہیں بلکہ تمام لوگوں کی فطرت مادی ایذا کے بغیر سمجھ ہی نہیں سکتی تھی۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں چونکہ انسانی فطرت کی تکمیل کا وقت بہت قریب آ رہا تھا اس لئے تعلیم کے دوسرے پہلو پر زور دیا گیا یعنی اس پہلو پر کہ خطا کے معاف کر دینے سے بھی اصلاح ہو سکتی ہے اب انسانی فطرت تکمیل کے قریب پہنچ رہی ہے اس لئے اصلاح کے دونوں پہلوؤں کو واضح کر دیا جائے۔ سختی کا پہلو تو تورات کے ذریعہ واضح ہو چکا تھا۔ نرمی کا پہلو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ واضح کیا گیا۔

ان دونوں تعلیموں کا جو دراصل ایک تعلیم کے دو پہلو ہیں جدا جدا ماحول قائم ہوا۔ جہاں یہود تورات کی تعلیم کے ماتحت سخت سنگدل ہو چکے تھے اور رحم و کرم ان کی طبیعتوں میں موجود نہیں رہا تھا وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو ماننے والے ردعمل کی وجہ سے دوسری انتہا تک جا پہنچے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اپنے زمانہ کے لحاظ سے ٹھیک تھی مگر آپ کے ماننے والوں نے ان حدود کو نگاہ میں نہ رکھا اور بالکل ہی نرمی کی تعلیم پہ اتر آئے۔ حالانکہ تجربہ کار آدمی سمجھ سکتا ہے کہ خالص نرمی اکثر اوقات سخت سنگدلی بن جاتی ہے۔ ایک سنگدل شخص جو بار بار معصوموں کو ایذا دیتا ہے اور معافی کے بعد بھی نہیں چھوڑتا تو ظاہر ہے کہ ایسے شخص کو معافی دینا دنیا پر عظیم ظلم کرنا اور سنگدلی ہے مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ماننے والوں نے پولوس کی تشریحات کے بعد اس فرق کو بالکل نظر انداز کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو ایسے معنی پہنا دئے جو ایک رحیم و کریم اور مالک یوم الدین خدا تعالےٰ کی تعلیم کے مطابق نہیں ہو سکتے حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم یہودی جابروں کے لئے بطور ردعمل کے تھی تاکہ ان کی طبیعتوں میں جو ظلم و جبر رچ گیا ہوا ہے اس کی اصلاح کی جائے۔ ان کی تعلیم ایک ماہر طبیب کی طرح تھی کہ اگر معدہ میں الکلی کی بہتات ہو جائے تو ایسڈ سے اس کی اصلاح کی جائے مگر بعد میں آنے والوں نے اس کا خیال نہ رکھا اور نسخہ میں ایسڈ ہی ایسڈ لکھتے چلے گئے اور اس کو ہر معدہ پر آزمانا شروع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو سخت ناکامی ہوئی اور عوام نے اس کا نسخہ عملاً استعمال کرنا ہی چھوڑ دیا۔ بلکہ ہوا یہ کہ جس طرح سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام یہودیوں کی سخت مزاجی کا ردعمل نرم مزاجی سے کرنا چاہتے تھے اسی طرح نرم مزاجی کا ردعمل خود عیسائیوں میں درشت مزاجی میں ظہور پذیر ہوا۔ چنانچہ صلیبی جنگوں میں عیسائیوں نے جس وحشت گیری کا مظاہرہ کیا اس سے تمام انسانی تاریخ قیامت تک شرمندہ رہے گی۔

یہی نہیں بلکہ صلیبی جنگوں کے بعد عیسائی اقوام نے دنیا پر جو ظلم و ستم ڈھائے ہیں وہ بھی آپ اپنی نظیر ہیں۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ باوجودیکہ عیسائی پادری انجیلیں لے کر دہائی مچاتے ہیں۔ لیکن سفید چمڑی والے عیسائی جنوبی افریقہ سے لے کر امریکہ تک دوسرے رنگ کے انسانوں پر سخت ظلم و جور روا رکھ رہے ہیں اور ہر طرح سے ان کو غلام بنا رکھا ہے ان کی زمینوں پر قابض ہیں۔ اور طرح طرح کے فریبوں سے ان کے ملکوں کی پیداوار اٹھائے جاتے ہیں اور اصل باشندوں کی زندگی تلخیوں سے بدتر بنا رکھی ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ یورپی عیسائیوں کے سامنے ایک طرف تورات کی سخت تعلیم ہے جس کو یہودیوں نے عملاً ایک انتہا تک پہنچا دیا تھا اور دوسری طرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نرم تعلیم ہے جس کو عیسائیوں نے نظری طور پہ انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ چونکہ عیسائیوں کی مزعومہ تعلیم قابل عمل نہیں ہے اس لئے یورپین اقوام بھی الحاد کے ماحول میں پہنچ کر وحشیانہ حد تک چلی گئی ہیں اور اس وحشت کو وہ عیسائیت کی نرمی کی انتہا کے نقاب میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ناکام رہتے ہیں۔

یہ متضاد انتہائی تعلیمیں ہیں جن سے آج مغربی عیسائیت دوچار ہے۔ اور اس کا نتیجہ دنیا کے لئے نہایت خطرناک نکل رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ فلسفیانہ رنگ میں وہ اسلام کی معتدل تعلیم تک پہنچ رہے ہیں۔ اسلام نے جو تعلیم دی ہے وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الفاظ میں اس طرح ہے:-

”اور قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہر ایک جگہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ وہ کہتا ہے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ یعنی بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی۔ لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن کے رو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے۔ اور نہ ہر یک جگہ عفو قابل تعریف ہے۔ بلکہ محل شناسی کرنی چاہیئے اور چاہیئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل اور مصلحت ہو نہ بے قیدی رنگ میں یہی قرآن کا مطلب ہے۔“

(۱؎ الشوریٰ ع ۴) (کشتی نوح صفحہ [illegible])

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

انبیاء اور ائمہ کی قربانیاں دوسروں کے لئے بطور نمونہ ہوتی ہیں

فرمودہ ۶؍ اپریل ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

یہی حال درجہ بدرجہ ائمہ کا بھی ہوتا ہے۔ کہ جب

دین کی خدمت کا موقعہ

آتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ سب سے پہلا خطاب انہی کو کرتا ہے۔ اور انہی کا یہ فرض اولین ہوتا ہے کہ وہ دین کے لئے قربانیاں کریں اور دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ دوسرے لوگ ان کی مدد کریں یا نہ کریں۔ ان کو اپنا فرض بہر حال سرانجام دینا پڑتا ہے۔ اسی اصول کے ماتحت میں نے حفاظت مرکز کے چندہ کے بارے میں بیان کیا تھا۔ کہ اگر ہماری جماعت اس چندہ کو پورا نہ کر سکے۔ تو میں خود اس کو پورا کر دونگا۔ مگر میرے ان الفاظ سے بعض دوستوں نے یہ خیال کیا کہ شائد میں نے ان کے ایمانوں پر حملہ کیا ہے۔ یہ ان کے سمجھنے کی غلطی ہے۔ قرآن کریم میں جب اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ تم کرو۔ تو اس میں صحابہ کی ہتک تو نہ تھی۔ صرف فرق آتا ہے کہ اصل مخاطب اللہ تعالےٰ کا نبی یا مامور ہوتا ہے۔ اور دوسرے لوگ جو نبی کے کسی کام میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ

سب سے پہلی قربانی

مانگتا ہی اپنے نبی یا مامور سے ہے۔ پس دوستوں کا یہ جواب دینا کہ آپ اپنی جان اس تحریک میں کیوں دیتے ہیں ہم دیں گے غلطی تھی اور بجائے اسکے کہ وہ یہ کہتے کہ آپ قربانی نہ کریں۔ ہم کریں گے۔ انہیں کہنا چاہیئے تھا کہ آپ قربانی کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی اس قربانی میں اپنے ساتھ ملائیں۔ شروع شروع میں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے۔ تو انصار نے کہا تھا کہ اگر کوئی دشمن مدینہ کے شہر پر حملہ کرے گا تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے مگر باہر جاکر نہیں لڑیں گے۔ مگر

ایک موقعہ ایسا بھی آیا

کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بدر کی جنگ در پیش آگئی۔ تو انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو پرانے زمانہ کی باتیں تھیں اور اس وقت ہم پر آپ کی حقیقت نہ کھلی تھی۔ اب ہم پر پورے طور پر حقیقت کا انکشاف ہو چکا ہے۔ اب وہ بات نہیں رہی کہ ہم مدینہ سے باہر جاکر نہیں لڑیں گے۔ بلکہ یا رسول اللہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہونچ سکے گا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ صحابہ کے ایسا کہہ دینے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جہاد یا دوسری دینی قربانیوں سے مستثنیٰ ہو گئے تھے پس سب سے پیشتر خدا تعالےٰ کے مخاطب نبی اور امام ہی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اگر دوسرے مومن بھی شامل ہو جائیں تو ان کی حیثیت ثانوی ہوتی ہے۔ پس یہ جو بعض دوستوں نے مجھے کہا کہ آپ قربانی نہ کریں۔ ہم کرینگے ایسا کہنا غلطی ہے۔ کیونکہ امام ہونے کی وجہ سے تم

سب سے پہلی اور بڑی ذمہ واری

قربانی کی مجھ پر ہے۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے۔ کہ بعض عوام الناس امام یا نبی سے بڑھ کر مالدار ہونے کی وجہ سے زیادہ قربانی کریں۔ مگر بہر حال ان کی حیثیت ثانوی ہی رہے گی بعض اوقات صحابہ رض رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مالی قربانی بوجہ مالدار ہونے کے زیادہ کر دیتے تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا خطاب آپ ہی کی طرف تھا۔ اور اصل ذمہ واری آپ پر ہی تھی۔ اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ نبی یا امام کا قربانی کرنا دوسروں کے لئے قربانی میں حصہ لینے کا محرک ہو جاتا ہے۔ اور

انبیاء اور ائمہ کی قربانیاں

دوسروں کے لئے بطور نمونہ اور مشعل راہ ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے زمانہ میں کوئی جنگ ایسی نہیں ہوئی۔ جس میں آپ شریک نہیں ہوئے اور بعض لڑائیوں میں تو آپ کو سخت تکالیف بھی پہنچیں۔ مگر آپ ہمیشہ جنگوں میں شامل ہوتے رہے۔ اسی طرح جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھائے جانے والے تھے۔ تو انہوں نے یہ نہیں کیا کہ حواری کو پکڑ کر آگے کر دیا ہو۔ بلکہ وہ خود صلیب پر چڑھنے کو تیار ہو گئے۔

یہ الگ بات ہے

کہ خدا تعالےٰ نے ان کو زندہ بچا لیا۔ اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام پر بھی ابتلاء آئے۔ مگر انہوں نے ہر ابتلاء کے وقت ثابت قدمی دکھائی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ نبی یا امام تو قربانی کرتے ہیں۔ مگر دوسرے لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور اللہ تعالےٰ فرشتوں کے ذریعہ سے اپنے نبی کو کامیاب بناتا ہے۔ اور بعض اوقات حالات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ نبی بھی قربانی کرتا ہے۔ دوسرے مومن بھی قربانی کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کو معلوم ہوتا ہے کہ نبی اور دوسرے مومنوں کی قربانیوں کے باوجود مدد کی ضرورت ہے۔ تب وہ فرشتوں کے ذریعہ سے مدد بھیجتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے

بدر کی جنگ

میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی تھی۔ اس وقت بظاہر مسلمان نہایت کمزور تھے۔ جنگ کے لئے سازو سامان ان کے پاس نہ تھا۔ اور تعداد میں بھی دشمن سے بہت کم تھے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کے ذریعہ سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ کفار کے دل کمزور ہو گئے۔ اور باوجود اپنی ساری کوششوں کے وہ ناکام رہے۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمانوں نے اپنی ساری طاقتیں خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر دی تھیں۔ اور جب ایسا موقعہ آئے کہ نبی کی جماعت اپنی ساری طاقت خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی کامیابی اور فتح کو اپنے اوپر واجب کرتے ہوئے اپنے

فرشتوں کو حکم

دے دیتا ہے کہ جاؤ اور میرے پیارے بندوں کی امداد کرو۔ چنانچہ فرشتوں کے نزول سے مومنوں کے دلوں میں توانائی اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کے دلوں سے موت و حیات کا سوال اٹھ جاتا ہے۔ اور ان پر ایک جنون کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

جب یہ حالت ہو جاتی ہے

تو وہ پہاڑ سے سر ٹکرانے کو بھی تیار ہو جاتے ہیں اور فرداً فرداً ہزاروں ہزار کے مقابلہ میں ڈٹ جاتے ہیں

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عسر اور یسر دونوں حالتوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کا کامل نمونہ دکھایا

"ہمارے ہادی کامل کو یہ دونوں باتیں دیکھنی پڑیں۔ ایک وقت تو طائف میں پتھر برسائے گئے۔ ایک کثیر جماعت نے سخت سے سخت جسمانی تکلیف دی۔ لیکن آنحضرت ؐ کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ جب قوم نے دیکھا کہ مصائب و شدائد سے ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ تو انہوں نے جمع ہو کر بادشاہت کا وعدہ دیا اور اپنا امیر بنانا چاہا۔ ہر ایک قسم کے سامان آسائش مہیا کر دینے کا وعدہ کیا حتی کہ عمدہ سے عمدہ بیوی بھی بدیں شرط کہ حضرت بتوں کی مذمت چھوڑ دیں۔ لیکن جیسے کہ طائف کی مصیبت کے وقت ویسے ہی اس وعدہ بادشاہت کے وقت حضرت نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اور پتھر کھانے کو ترجیح دی۔ سو جب تک خاص لذت نہ ہو۔ تو کیا ضرورت تھی کہ آرام چھوڑ کر دکھوں میں پڑتے ... ... سو یہ عزت ہمارے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہی خاص ہے۔ اسی طرح ہمارے ہادی کامل کو دونوں زمانے تکلیف اور فتح مندی کے نصیب ہوئے۔ تاکہ وہ دونوں اوقات میں کامل نمونہ اخلاق کا دکھا سکیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۷۱)

ان کی مثال اس پاگل کی سی ہوتی ہے جو اکیلا کھڑا ہو۔ اور عقلمند آدمی دس بیس کی تعداد رکھنے کے باوجود بھی اس کی طرف بڑھنے کی جرأت نہ کر سکیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ پاگل چونکہ اپنا نفع نقصان نہیں دیکھتا۔ اس لئے عقلمند ڈرتا ہے کہ اگر میں اس کے قریب گیا تو یہ میری کوئی ہڈی پسلی توڑ ڈالے گا۔ مگر پاگل کے دماغ میں چونکہ اس قسم کا کوئی احساس نہیں رہتا اس لئے اُسے کسی قسم کا فکر نہیں ہوتا۔ یہی حال مومن کا دین کے عشق کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔ اسے اس قسم کے نقصان سے ڈر نہیں لگتا کہ میں مارا جاؤنگا یا مجھے کوئی اور تکلیف پہنچے گی۔ وہ دیوانوں اور پاگلوں کی طرح ہو جاتا ہے اور اس حالت میں کفار اگر دس بیس سو یا ہزار کی تعداد میں بھی اس کے مقابلہ میں آئیں تو وہ کبھی پروا نہیں کرتا۔ اس قسم کی کئی مثالیں اسلامی جنگوں کے وقت کی تاریخ میں ملتی ہیں

اُحد کی جنگ میں

جب یہ مشہور ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہادت پا گئے ہیں۔ تو مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے اور ان کی کمریں اس غم سے دوہری ہو گئیں۔ انہی لوگوں میں حضرت عمرؓ بھی تھے وہ ایک پتھر پر سر جھکائے بیٹھے رو رہے تھے کہ ایک صحابی انسؓ بن نضر آ گئے۔ وہ انصار میں سے تھے۔ انہوں نے آتے ہی پوچھا۔ عمرؓ اسلام کو فتح ہوئی ہے اور تم رو رہے ہو یہ کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ تو وفات پا چکے ہیں اب ہمارے لڑنے سے کیا حاصل ہے۔ حضرت انسؓ نے کہا اگر ایسا ہوا ہے تو پھر یہی تو لڑنے کا وقت ہے تاکہ جو شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہوئی ہے وہ ہمیں بھی نصیب ہو۔ اس کے بعد وہ اکیلے ہی دیوانہ وار دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد دیکھا گیا تو ان کے ستر کے قریب ٹکڑے ہو چکے تھے اور ان کی لاش بمشکل پہچانی جا سکی۔ اسی طرح ایک اور صحابی مصعب بن عمیرؓ جو اسلامی جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے دشمن کے ایک سپاہی نے اچانک حملہ کر کے ان کا وہی ہاتھ جس سے جھنڈا پکڑا ہوا تھا کاٹ دیا تو انہوں نے جھنڈا دوسرے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ مگر دشمن نے دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا اس پر مصعبؓ نے جھنڈا اپنی رانوں میں پکڑ لیا۔ صرف اس لئے کہ اسلامی جھنڈا سرنگوں نہ ہو جائے

اس قسم کی سینکڑوں مثالیں

ملتی ہیں کہ بعض صحابہؓ جنگ کے میدان میں سو سو بلکہ ہزار ہزار پر غالب آ گئے۔ جب عیسائیوں اور مسلمانوں کی آخری جنگ شام کے ملک میں ہوئی تو یورپین مؤرخین نے لکھا ہے کہ عیسائی لشکر کی تعداد ساٹھ ہزار تھی لیکن مسلمان مؤرخین بتاتے ہیں کہ عیسائیوں کی تعداد دو لاکھ کے قریب تھی ادھر مسلمانوں کا لشکر دس ہزار کے قریب تھا۔ اگر یورپین مؤرخین کے کہنے پر ہی تعداد تسلیم کر لی جائے (جو دراصل غلط ہے) کہ عیسائی لشکر ساٹھ ہزار تھا تو بھی ایک اور چھ کی نسبت تھی لیکن عیسائی لشکر یقیناً اس سے زیادہ تھا اور وہ دو لاکھ کے قریب تھا۔ اس لحاظ سے عیسائی لشکر کے مقابلہ میں اسلامی لشکر آٹے میں نمک ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

یہ جنگ اتنی خطرناک ہوئی

کہ اس میں بہت سے اکابر صحابہؓ مارے گئے اور باقی مسلمانوں میں سراسیمگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ چند گنتی کے مسلمانوں نے یہ تجویز کی کہ ہم اپنی جانوں کی قربانی پیش کر کے دوسرے مسلمانوں کا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت عبیدہؓ سردار لشکر کے پاس گئے۔ اور یہ تجویز پیش کی کہ ہم ساٹھ آدمی مل کر دشمن کے لشکر کے عین قلب پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اس کا ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ دشمن کی صفوں میں انتشار پیدا ہو جائیگا دوسرے مسلمانوں کے دلوں میں حوصلہ اور جوش بڑھے گا اور ہماری کوشش یہ ہو گی کہ ہم دشمن کے سب سے بڑے جرنیل کو قتل کر دیں۔ ابو عبیدہؓ نے ان کی یہ تجویز سن کر کہا۔ میں جان بوجھ کر کیوں تمہیں موت میں دھکیل دوں میں اس بارے میں خدا تعالےٰ کے سامنے کیا جواب دوں گا۔ مگر ان لوگوں نے اصرار کیا کہ ایسا کئے بغیر

مسلمانوں کے حوصلے

بڑھ نہیں سکتے۔ جب ان لوگوں نے اس تجویز پر زیادہ زور دیا تو ابو عبیدہؓ بھی مان گئے اور اجازت دیدی۔ چنانچہ دوسرے دن جب لڑائی شروع ہوئی تو یہ ساٹھ آدمی بڑھے اور دشمن کے قلب لشکر پر حملہ کر دیا۔ دشمن کا لشکر بہت بڑا تھا اور میلوں میل میں پھیلا ہوا تھا۔ جب ان ساٹھ مسلمانوں نے حملہ کیا تو دشمن کی صفوں میں ابتری پھیل گئی اور وہ بہت سی صفوں کو چیرتے اور دشمن کے سخت حملوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اس جگہ کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ جہاں عیسائی لشکر کا سب سے بڑا جرنیل تھا وہ اپنی سواری سے اتر کر بھاگ گیا عیسائیوں نے سمجھا کہ ہمارا جرنیل مارا گیا۔ یہ سمجھنا تھا

کہ ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی ہی دیر میں لڑائی کا رُخ بدل گیا اور عیسائیوں کو شکست ہو گئی۔ اسی چیز کا نام قرآن کریم میں

فرشتوں کا نزول

دکھا گیا ہے۔ غرض جب مومن کے لئے کوئی قربانی کا وقت آتا ہے تو وہ لبیک کہتا ہوا دیوانہ وار قربان گاہ کی طرف دوڑتا ہے اور اس کو ایسے وقت میں احساس تک نہیں

رہتا کہ طاقت بھی کوئی شے ہے۔ وہ سمجھتا ہے میں ہزاروں پر غالب آ جاؤں گا۔ لیکن ان ساری قربانیوں کی ابتداء نبی یا امام کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوسرے مومن نبی یا امام کے ساتھ شامل ہو جائیں تو ان کے لئے بھی ثواب کا دروازہ کھل جاتا ہے ورنہ خدا تعالےٰ کے حضور وہ خود اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے ذمہ دار ہوتے ہیں ؛

آنحضرتؐ اور خلفاءِ راشدین کے زمانہ میں نماز کی نگرانی

یہ امر ظاہر ہے کہ دنیا میں کوئی کام خواہ وہ روحانی ہو یا جسمانی۔ نگرانی کے بغیر نہیں سکتا۔ اور جس کام کی نگرانی نہ ہو وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ روحانی امور کو ترقی دینے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں نگرانی ہوتی تھی (ملاحظہ ہو ابوداؤد اور نسائی نیز مؤطا امام مالک) نیز آیت حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ میں نگرانی کی ہی ہدایت ہے۔ موجودہ زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ ؎

جو دور خسروی آغاز کردند ــــ مسلماں را مسلماں باز کردند (تذکرہ)

کہ نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنایا جائے۔ یعنی لوگ جو مسلمان کہلا کر اسلامی احکام سے غافل اور لاپرواہ ہیں۔ ان کو دینی باتوں پر قائم کیا جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی نماز کی نگرانی کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک جماعت نے نماز کی اس اہمیت کو نہیں سمجھا۔ چنانچہ میرے پاس شکائتیں پہنچتی رہتی ہیں کہ بعض لوگ نمازوں میں بہت سست ہیں .... میں اس نقص کو دیکھتے ہوئے خصوصیت سے قادیان کے خدام الاحمدیہ اور انصار سے کہتا ہوں ...... کہ جب تک رات اور دن ہم میں سے ہر شخص اسی طرف متوجہ نہ ہو کہ ہمارا ہر فرد خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا بچہ ہو یا جوان نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑے اس وقت تک ہم کبھی بھی اپنے اندر جماعتی روحانیت قائم نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں" (خطبہ فرمودہ ۵ جون ۱۹۴۲ء)

حضور کے اس ارشاد میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے لئے نماز کی نگرانی کرنے کی ہدایت ہے۔ اگر ہمارے احباب نگرانی کا انتظام رکھیں۔ تو یقیناً کوئی بے نماز نہیں رہ سکتا۔ (اڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا حافظ محمد بخش ولد احمد بخش صاحب ساکن بستی میرانی ضلع ڈیرہ غازیخان عمر ۱۸-۲۰ سال۔ رنگ گندمی۔ بائیں آنکھ بالکل بند ہے اور دائیں آنکھ سے بھی بہت کم نظر آتا ہے ربوہ میں تعلیم پا رہا تھا۔ عرصہ چھ سات ماہ سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا پتہ ہو تو وہ ازراہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اس کی اطلاع کر دیں۔ والدہ حافظ محمد بخش معرفت استانی مسعودہ بیگم صاحبہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

درخواست دعا

(از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب سکندرآباد سے مطلع فرماتی ہیں کہ ان کے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں۔ احباب حضرت سیٹھ صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی اور لمبی عمر کے لئے بھی دعا فرمائیں (۱) ان کی بیٹی ہاجرہ بیگم عرصہ دس سال سے فالج کے حملہ کی وجہ سے معذور ہو گئی ہیں ان کی کامل شفا کیلئے خاص طور پر دعا کی جائے (۲) بڑی لڑکی فاطمہ بیگم کی بچی مبارکہ بیگم ایک لمبے عرصہ سے مرگی کے مرض میں مبتلا ہے اور علاج کے باوجود خاص افاقہ نہیں ہوا۔ اس موذی مرض سے نجات پانے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے (۳) صالح محمد صاحب وارشد محمد صاحب جو علی محمد الٰہ دین صاحب کے لڑکے اور حضرت سیٹھ صاحب کے پوتے ہیں بغرض حصول تعلیم امریکہ گئے ہوئے ہیں ان کی کامل صحت۔ تکمیل تعلیم اور بخیریت مراجعت کیلئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے ؛

جرمنی میں تبلیغ اسلام

ایک مشہور عالم مستشرق کی مسجد میں آمد۔ ٹیلی ویژن اور پریس کے ذریعے تبلیغی سرگرمیوں کی وسیع اشاعت

احمدیہ مسلم مشن جرمنی کی رپورٹ از فروری تا جون ۱۹۶۱ء

از مکرم یحیٰی فضلی صاحب شاھد۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

عید الاضحیٰ ۲۵ مئی کو منائی گئی۔ اس موقع پر اس قدر احباب جمع ہوئے کہ آج تک ہمبرگ مسجد میں اتنے احباب کبھی نہ آئے تھے۔ نمازیوں کی کثرت کے باعث میٹنگ روم میں بھی صفوں کا انتظام کرنا پڑا۔ جرمن پریس کے نمائندوں اور فوٹو گرافروں کے علاوہ ٹیلی ویژن والوں کی ایک ٹیم بھی موجود تھی۔ جنہوں نے ساری تقریب منائی اور اسی شام مغربی جرمنی کے ٹیلی ویژن پر نشر کی گئی۔ کومنٹیٹر نے نہایت عمدہ انداز میں جماعت احمدیہ کی تاریخ اور جرمنی میں مشن کی ابتداء سے لے کر آج تک کی ترقی اور مساجد کی تعمیر کا تذکرہ کیا اور نماز عید و خطبہ اور مسجد کے مختلف مناظر دکھائے تمام احباب کی خدمت میں مشن کی طرف سے کافی پیش کی گئی۔ اور بعد ازاں کھانا کھلایا گیا۔ اخبارات میں اس کا تذکرہ اس کثرت سے ہوا کہ اب تک جرمنی کے مختلف حصوں سے اخبارات کے تراشے موصول ہو رہے ہیں۔ ان اخبارات کی تعداد جنہوں نے تصاویر شائع کیں۔ تیس سے بڑھ چکی ہے۔

پریس انٹرویو

۹ر اپریل کو بوریا (جنوبی جرمنی) کی ٹیلی ویژن کا نمائندہ انٹرویو کے لئے آیا۔ انہیں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور تبلیغی سرگرمیوں سے متعارف کروایا گیا۔ انہوں نے تمام مشنوں کے بارہ میں سوالات کئے اور ان کی کامیابی کے بارہ میں دریافت کیا۔ یہی نمائندہ مسجد ہمبرگ کے افتتاح کے موقع پر ٹیلی ویژن کے لئے جو فلم تیار کی گئی تھی اس کا ایڈیٹر تھا اسی وجہ سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں خاصی معلومات پہلے سے رکھتا تھا۔ اب کہ وہ جرمنی بھر میں اسلام کی کامیابی کے آثار کا جائزہ لیتے آیا ہے اور ایک مکمل فلم اس موضوع پر تیار کر رہا ہے محترم چوہدری صاحب نے اسے جماعت احمدیہ کے مشنوں (ہمبرگ فرانکفرٹ اور نیورمبرگ) کی ساعی اور ان کے نتائج سے آگاہ کیا اور جرمن مشنز کا شائع کردہ لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

خاکسار ساری تقریب کے دوران اخبار نویسوں کے ہمراہ رہا اور دو گھنٹے تک پاکستان اور اسلام کے بارہ میں معلومات بہم پہنچاتا رہا۔ خاص طور سے ایک اہم اخبار ایشو (Echo) کے رکن ادارہ مسٹر ہانتر نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا وہ اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں اور اس بارہ میں مضامین لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہمارا لٹریچر بھی طلب کیا۔ جس پر انہیں کتب بھجوائی گئیں۔ ٹیلی ویژن پر یہ تقریب دکھائی گئی۔

ملاقاتیں

۹ر مئی کو ہمبرگ گورنمنٹ نے ٹیگور کی سو سالہ برسی منائی۔ جس میں محترم چوہدری صاحب شامل ہوئے اور کئی ایک اہم شخصیتوں سے ملاقات کی۔ ۱۰ر اپریل کو محترم چوہدری صاحب انڈونیشیا کے کونسل جنرل سے ملے اور انہیں جماعت کے مشنوں سے تعارف کروایا اور انگریزی ترجمہ قرآن کریم پیش کیا۔ مشن میں احباب کثرت سے تشریف لاتے رہے مسلم ممالک کے احباب کے علاوہ غیر مسلم جرمن بھی بڑی تعداد میں آئے۔ جنہیں تبلیغ کی گئی اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

لٹریچر

حسب سابق لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔ رسالہ "اسلام" (جو سوئٹزرلینڈ سے برادرم شیخ ناصر احمد صاحب شائع کرتے ہیں) ایک بھاری تعداد میں تقسیم کیا جاتا رہا اس کے علاوہ "ریویو آف ریلیجنز" ملک کی مشہور لائبریریوں میں بھجوایا جاتا رہا۔

تعلیم و تربیت

جرمن نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کا کام خاکسار کے سپرد رہا۔ چنانچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے کے علاوہ نماز و اذان یاد کروائی اور ابتدائی دینی مسائل بتائے خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض نو مسلم نوجوان دلچسپی سے قاعدہ پڑھتے رہے۔ اور باقاعدگی سے جرمن ترجمہ قرآن کا مطالعہ کرتے رہے نیز دیگر کتب سلسلہ بھی انہیں مطالعہ کے لئے دی جاتی رہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام

مورخہ ۱۸ر فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا قیام عمل میں آیا۔ خدام نے خاکسار کو پہلے سال کے لئے قائد منتخب کیا بعد ازاں عید الفطر کے موقع پر ۱۹ر مارچ کو خدام کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں سال بھر کا پروگرام بنایا گیا۔ ہر خادم کے لئے کتب سلسلہ کا مطالعہ ضروری قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ ماہوار رپورٹ میں نمازوں و تبلیغ کی رپورٹ بھی بھجوانے کی تجویز ہوئی۔

خاکسار جرمن زبان سیکھنے میں خاص طور سے منہمک رہا۔ یونیورسٹی کے حلقوں میں طلبہ میں تبلیغ کے مواقع ملتے رہے نیز غیر ملکی طلبہ کے کلب میں متعدد نوجوانوں کو اسلام کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں۔ ۸ر جون میں کلب کی طرف سے فلسطین کے مسئلہ پر عرب و اسرائیل طلبہ کے دو مباحثے کروائے گئے۔ جن میں خاکسار شامل ہوا اور کئی ایک جرمن طلبہ کو اصل مسئلہ کی حقیقت بتائی نیز عرب طلبہ سے ملاقات کر کے انہیں کئی ایک دلائل مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں ایسے بتائے۔ جو وہ لوگ اپنی بحثوں میں استعمال نہیں کرتے تھے عربوں نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔

برادرم مسعود احمد صاحب کی آمد

ہمارے نئے مبلغ برادرم مسعود احمد صاحب جہلمی مورخہ ۲۵ر مارچ کو ہمبرگ تشریف لائے۔ خاکسار محترم چوہدری صاحب کے ہمراہ سٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھا۔ خدا تعالیٰ آپ کی آمد کو اسلام و احمدیت اور جرمن مشنز کے لئے اور خود آپ کے لئے مبارک کرے۔ ان کی آمد کی اطلاع جرمن پریس ایجنسی کو دی گئی اور ان کی وساطت سے یہ خبر جرمنی کی کئی ایک اخبارات میں شائع ہوئی۔

شیخ بشیر احمد صاحب کی آمد

سیرالیون کے جشن آزادی میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے شمولیت کے بعد محترم شیخ صاحب نے بعض یورپین مشنوں کا دورہ بھی کیا۔ اسی سلسلہ میں آپ ۱۶ر مئی کو ہمبرگ تشریف لائے۔ آپ کی آمد کی اطلاع جرمن نیوز ایجنسی نے نشر کی جو ملک بھر کے اخبارات میں شائع ہوئی۔ آپ نے اپنے قیام کے دوران جرمن نو مسلموں سے ملاقات کی اور مشن کے حالات کا جائزہ لیا نیز چند قیمتی نصائح فرمائیں۔

مشن کا ذکر جرمن پریس میں

۱۱ مئی میں پریس فوٹو گرافروں نے خاکسار کی فوٹو مسجد کی چھت پر اذان دیتے ہوئے لی۔ اگلے روز یہ فوٹو جرمنی کے سب سے بڑے اخبار ڈی ویلٹ (Die Welt) کے درمیانی صفحہ پر شائع ہوئی۔ یہ صفحہ ہمبرگ کی اہم خبروں پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں ایک فوٹو ایسی شامل کی جاتی ہے جو اس روز ہمبرگ کی اہم ترین فوٹو ہوتی ہے چنانچہ اس روز یہی فوٹو منتخب کی گئی اور بڑے سائز پر شائع کی گئی۔ یہی فوٹو جرمن نیوز ایجنسی کے فوٹو گرافر نے بھی لی تھی۔ انہوں نے اسے نشر کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی کے کثیر اخبارات نے فوٹو شائع کی اور دکھایا کہ ہمبرگ کی مسجد کی چھت سے مؤذن نمازیوں کو قدیم مشرقی نماز میں بلا رہا ہے یہ مسجد جماعت احمدیہ نے قائم کی ہے۔ اور یہ جماعت بڑی کامیابی سے تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔

آخر میں ایک بار پھر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

فارم ہائے اصل آمد اور حسابات

حصہ آمد کے موصی احباب کی خدمت میں ان کی گزشتہ سال کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے فارم ہائے اصل آمد بھیجے جا چکے ہیں۔ جن احباب نے یہ فارم پُر کر کے ابھی واپس نہیں کئے ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اُن کو پُر کر کے واپس کرنے میں تاخیر نہ فرمائیں۔ جس قدر جلد ان فارموں کی واپسی ہوگی۔ اسی قدر جلد ان کے حسابات مکمل کر کے ان کی خدمت میں ارسال کر دئے جائیں گے ان کی طرف سے تاخیر کی صورت میں حسابات کی تکمیل و ترسیل میں دفتر کی طرف سے التواء لازماً ہوگی۔

اگر کسی دوست کو اب تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ مطلع فرمائیں۔ تاکہ بھجوایا جائے بہر حال حصہ آمد کے موصیان کے حسابات کی تکمیل کا انحصار فارم اصل آمد کے پُر کرنے پر ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

اجتماع:- ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں اپنے دفتر کے احاطہ میں سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہوگا۔ جملہ مجالس ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام کو اپنے اجتماع میں شامل کرنے کیلئے تحریک کریں۔

۲- شوریٰ خدام الاحمدیہ میں پیش کرنے کے لئے تمام تجاویز قواعد کے مطابق مقامی مجلس میں پیش کرنے کے بعد ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء تک مرکز میں ضرور بھجوا دیں۔

۳- جملہ مجالس کو علم انعامی کے حصول کے لئے موجودہ اور متوقع معیار بغرض مشورہ بھجوائے جا چکے ہیں۔ ان کے متعلق مشورہ بھجوانے کیلئے آخری تاریخ ۳۱ جولائی مقرر کی گئی ہے .... مجالس اس بارہ میں مقررہ تاریخ تک اپنی رائے سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ تا انہیں آخری شکل دی جا سکے۔

مال { (۱) سالانہ اجتماع کا چندہ مقررہ شرح کے مطابق جملہ خدام سے وصول کر کے مرکز میں ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں۔ تا اجتماع کے اخراجات میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

(۲) مجالس کو آئندہ سال کا بجٹ تیار کرنے کے لئے فارم تشخیص بجٹ عنقریب بھجوا دیئے جائیں گے۔ مجالس انہیں پر کر کے اور صحیح رنگ میں بجٹ کی تشخیص کر کے مرکز میں مقررہ تاریخ تک ضرور بھجوا دیں۔

اطفال { امسال خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ہی اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی ہوگا اطفال بھی زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

تعلیم { (۱) ہماری سالانہ تربیتی کلاس امسال سالانہ اجتماع سے پندرہ دن قبل ربوہ میں منعقد ہوگی۔ یہ کلاس نہایت اہم اور ضروری ہے۔ مجالس نے تاحال اس کی طرف پوری طرح توجہ نہیں دی جو خوشکن امر نہیں۔ امسال ہر مجلس کوشش کر کے اپنا کم از کم ایک نمائندہ ضرور اس کلاس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائے۔ نمائندگان کا قیام و طعام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ لیکن نمائندہ ایسا ہونا چاہیئے جو مرکز میں پڑھائے جانے والے علوم کو اچھی طرح سمجھ سکے اور پھر واپس جا کر اپنی مجلس میں خدام کو تعلیم دے سکے تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے نام ۲۵ ستمبر ۱۹۶۱ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔

۲- خدام میں حضرت مسیح موعود و خلفائے سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لئے شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۵۹ء کے فیصلہ کے مطابق تعلیمی کارڈ چھپوائے گئے تھے۔ یہ کارڈ ہر خادم کے پاس ہونے ضروری ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ اور بہت کم تعداد میں یہ کارڈ منگوائے ہیں اور اسی وجہ سے کتب حضرت مسیح موعود و خلفائے سلسلہ کے مطالعہ کا شوق ابھی تک جس طرح ہونا چاہیئے تھا نہیں ہوا۔ لہذا جملہ مجالس کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور ہر خادم کے لئے کارڈ منگوا لینا چاہیئے۔ اور پھر نگرانی رکھنی چاہیئے اور پڑتال کرتے رہنا چاہیئے کہ خدام اس سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں۔ ایک کارڈ کی قیمت معہ محصول ڈاک تیرہ پیسے ہے یہ قیمت ٹکٹ ڈاک کی صورت میں بھجوائی جا سکتی ہے۔

لاہور ڈویژن { قیادت لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس ۲۳ سے ۳۰ جولائی ۱۹۶۱ء تک مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس کا پروگرام مفصل طور پر ۱۶ جولائی ۱۹۶۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں سلسلہ کے علماء کے علاوہ افراد اضلاع اور مرکزی نمائندگان بھی طلبہ سے خطاب فرمائیں گے۔ اضلاع لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی مجالس کے اراکین کو کثرت سے اس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے۔

ضلع گجرات { قیادت گجرات بھی سہ روزہ تربیتی کلاس ۲۱-۲۲-۲۳ جولائی ۱۹۶۱ء کو مسجد احمدیہ گجرات میں منعقد کر رہی ہے۔ ضلع گجرات کی مجالس کو اس میں زیادہ سے زیادہ شمولیت کرنی چاہیئے۔

راولپنڈی { راولپنڈی ڈویژن کی مجالس خدام الاحمدیہ کا چوتھا اجتماع ۲۶-۲۷ اگست ۱۹۶۱ء کو مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔ اضلاع کیمبل پور۔ راولپنڈی۔ جہلم اور گجرات کی مجالس کو خصوصیت سے اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ پروگرام متعلقہ مجالس کو قیادت راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے بھجوا دیا جائے گا۔

کراچی { مجلس خدام الاحمدیہ کراچی حسب سابق امسال بھی ۱۲-۱۳-۱۴ اگست ۱۹۶۱ء کو اپنا چوتھا سالانہ اجتماع ملیر میں منعقد کر رہی ہے اور

ہفتہ وقفِ جدید

خلیفہ وقت کی تحریک پر لبیک کہنے والے خوش نصیب احباب

محترمہ نصرت رانا اللہ دی صاحبہ صدر لجنہ سیالکوٹ سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۴۴ مستورات کی فہرست وعدہ جات و نقد چندہ سیکرٹری صاحب وقفِ جدید شہر سیالکوٹ کو بھجوا دئیے ہیں ایک مخلص بہن سردار بیگم صاحبہ نے چندہ چار سال کی اکٹھی رقم اضافہ کے ساتھ نقد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی قبول فرماوے اور خدمتِ دین کا زیادہ سے زیادہ موقعہ عطا کرے آمین

(۲) مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب انسپکٹر وقفِ جدید سندھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ جمالپور میں ہفتہ وقفِ جدید بڑے اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ اس سلسلہ میں ۷/۷ کو ایک اجلاس کیا گیا۔ جسمیں مختلف دوستوں نے اس تحریک کی عظمت اور قبولیت پر تقاریر فرمائیں۔ مردوں اور عورتوں نے نئے وعدے لکھائے اور بعض مخلصین نے اپنے وعدوں میں اضافہ کیا اور ایک معتد بہ رقم نقد ادا کر دی۔ جماعت کا کوئی بالغ نابالغ ایسا نہیں جو اس تحریک میں شامل نہ ہوا ہو۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزا اللھم زدفزد (۳) مکرم مبشر احمد صاحب پرویز چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر تحریر فرماتے ہیں کہ ہفتہ وقفِ جدید بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ مورخہ ۱۰/۷/۶۱ کو ایک جلسہ نمبردار کی زیر صدارت منعقد کیا گیا جس میں متعدد احباب نے وقفِ جدید کی اہمیت پر مختلف تقاریر کیں۔

آخر میں چوہدری لال دین صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

تحریک جدید کے لئے دائمی وقف

مکرمی حاجی چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم چک نمبر ۹ بلیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا اپنی وفات سے قبل اپنی اولاد کو وصیت کر گئے ہیں کہ ایک ایکڑ زمین کی آمد وہ ہمیشہ چوہدری صاحب مرحوم کی طرف سے بطور چندہ تحریک جدید ہر سال ادا کر دیا کریں۔

خدا تعالیٰ چوہدری صاحب کو اس کا اجر عظیم عطا فرماوے اور انکی اولاد کو اس وصیت پر ہمیشہ کاربند رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور اپنے فضلوں کی بارش ان پر نازل فرماتا رہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضرورت لیکچررس گریجوایٹ سکول آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی

(سابق انسٹی ٹیوٹ آف پبلک و بزنس ایڈمنسٹریشن) لیکچررس۔ تنخواہ ۳۵۰-۲۵-۶۰۰-۳۰-۸۵۰ جملہ الاؤنسز علاوہ۔

مضامین (۱) فائیننس (۲) بزنس اینڈ انڈسٹریل مینجمنٹ (۳) بزنس ایجوکیشنکس (۴) پرسانل مینجمنٹ (۵) اکاؤنٹنگ (۶) سٹیٹسٹکس۔ (۷) بزنس کارپوریشن فنانس (۸) لائبریرین۔

شرائط: علاوہ تا ۶ فرسٹ کلاس یا ہائی سیکنڈ کلاس ایم بی اے یا ایم کامرس۔ فرسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس ایم اے (اکنامکس) ناتجربہ کاروں کے لئے نیوز کا گریڈ ۲۵۰-۱۵-۴۰۰ لمبرشپ کے لئے ماسٹر ڈگری۔ انگلش کی مہارت انتخاب میں آنے والے بغرض ٹریننگ یو ایس اے بھیجے جا سکتے ہیں۔ درخواست ۲/۸/۶۱ تک بنام رجسٹرار کراچی یونیورسٹی ایڈوانس کاپی بنام ہیڈ آف دی گریجوایٹ سکول آف بزنس ایڈمنسٹریشن ٹاپ فلور کانڈا والا بلڈنگ۔ کارنر آف ایم اے جناح اینڈ گارڈن روڈ کراچی ۳ (پ۔ٹ ۱۶/۷/۶۱)

(ناظر تعلیم)

۴- اس موقعہ کی یادگار کے طور پر حسب سابق نہایت قیمتی معلومات اور نایاب نقشہ جات سے مرصع ایک مجلہ شائع کر رہی ہے۔ جس میں خدام الاحمدیہ سے متعلق معلومات کے علاوہ جماعتی کاموں اور کارناموں پر بھی روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ کوئٹہ و قلات ڈویژن۔ حیدرآباد ڈویژن۔ خیرپور ڈویژن اور کراچی ڈویژن کی جملہ مجالس کو اس میں شامل ہونا چاہئیں۔ قیام و طعام کا انتظام مجلس کراچی کے ذمہ ہوگا۔ مرکز کی طرف سے خاص طور پر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس اجتماع میں شامل ہو رہے ہیں محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی شمولیت بھی متوقع ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب عرصہ چھ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور صحت گرتی جا رہی ہے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے (خاکسار مبارک احمد انصاری دوالمیال ضلع جہلم)

۲۔ عزیزم برادرم مرزا کلیم احمد کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیز کی کامل و عاجلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مرزا حمید احمد انچارج دفتر بورڈنگ ہاؤس)

۳۔ خاکسار کے والد مکرم دین محمد صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار عبدالستار محلہ دارالصدر غربی)

بزرتا کی شہری آبادی پر فرانسیسی طیاروں کی بمباری

ہسپتالوں، ایمبولینس گاڑیوں اور شہریوں پر وحشیانہ فائرنگ

تونس ۲۲ جولائی۔ بزرتہ شہر فرانسیسی طیاروں کی بمباری، ٹینکوں اور توپوں کی گولہ باری اور مشین گنوں کی فائرنگ سے کم از کم پانچ سو تونسی فوجی اور شہری ہلاک ہو گئے ہیں۔ تونس نے شہری آبادی، ہسپتالوں اور ایمبولینس گاڑیوں پر فرانسیسی فوج کے وحشیانہ فائرنگ کے خلاف بین الاقوامی ریڈ کراس سے احتجاج کیا ہے۔ دریں اثنا متعدد اور دوسرے ملکوں نے تونس کو امداد کی پیشکش کی ہے۔ تونس کے صدر حبیب بورقیبہ نے اعلان کیا ہے کہ تونسی بزرتہ حاصل کرنے کے لئے جان کی بازی لگا دیں گے۔ آپ نے کہا ہے کہ فرانسیسیوں کے خلاف جنگ کے لئے ہر ملک سے رضاکار بھرتی کئے جائیں گے۔ تونس ریڈیو کے مطابق بزرتہ کا شہری علاقہ ہنوز تونسی فوج کے قبضہ میں ہے اور فرانسیسی فوجیں شہر سے ایک میل دور ہیں۔

تونسی گیریزن نے بزرتہ کا شہر خالی کرنے کے متعلق بزرتہ کے بحری اڈے کی فرانسیسی فوج کا الٹی میٹم کل رات مسترد کر دیا تھا۔ آج صبح الٹی میٹم کی میعاد ختم ہوتے ہی فرانسیسی فوجوں نے ٹینکوں اور طیاروں کی مدد سے بزرتہ شہر کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ فرانسیسی طیاروں نے بزرتہ پر زبردست بمباری کی۔ فرانسیسیوں نے دعوے کیا تھا کہ ان کے چھاتہ بردار دستوں نے شہر پر قبضہ کر لیا ہے لیکن تونسی ریڈیو نے بتایا کہ تونسی فوجوں نے فرانسیسیوں کا حملہ ناکام کر دیا ہے اور تونسی دستے اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

تونسی ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ فرانسیسی ٹینکوں اور فوجوں نے بزرتہ میں عام شہریوں، ایمبولینس گاڑیوں اور ہسپتالوں پر بھی اندھا دھند فائرنگ کی۔

فرانسیسی فوجوں کی ان بہیمانہ کارروائیوں کے خلاف تونس نے بین الاقوامی ریڈ کراس سے احتجاج کیا ہے۔ ریڈیو نے یہ بھی بتایا ہے کہ فرانسیسی توپوں کی فائرنگ سے شہر میں پانی کی سپلائی کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے جس کے باعث وبائیں پھوٹ پڑنے کا خطرہ ہو گیا ہے۔

پاکستان کے لئے امریکی امداد پر پنڈت نہرو کا اظہارِ تشویش

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا "پاکستان کو جدید اسلحہ کی صورت میں امریکی امداد سے اسی علاقہ میں اسلحہ کے توازن میں "بڑا فرق" پڑ جائے گا۔ بھارت (اسلحہ کے معاملہ میں) بیشتر ملکوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ یقیناً پاکستان کا مقابلہ بھی کیا جا سکتا ہے لیکن ہم امریکہ یا روس کا مقابلہ نہیں کر سکتے"۔

آپ نے کہا "اگر ان میں سے کوئی طاقت مزید اسلحہ سپلائی کرنا شروع کر دے تو اس سے "بڑا فرق" پڑتا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم ان اطلاعات پر تبصرہ کر رہے تھے کہ صدر ایوب کے دورۂ امریکہ کے بعد پاکستان کو نئی قسم کے اسلحہ ملنے کا امکان ہے"۔

صدر راجندر پرشاد کی تشویشناک علالت

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ بھارت کے ۷۶ سالہ صدر راجندر پرشاد کے معدہ میں شدید تکلیف کے باعث ان کی صحت کے متعلق سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ایک میڈیکل بلیٹن میں کہا گیا ہے کہ راجندر پرشاد نے دو بار خون کی قے کی۔ ان کی نبض کی رفتار اور بلڈ پریشر برقرار رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے اگر خون کی قے روکنے کی کوششیں کامیاب نہ ہوئیں تو ان کا آپریشن کرنا پڑے گا۔

بھارتی فرم کا معاہدہ منسوخ کر دیا گیا

راولپنڈی ۲۲ جولائی۔ حکومت پاکستان نے بھارت کی سٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ کا بیس ہزار ٹن چینی سپلائی کرنے سے متعلق معاہدہ منسوخ کر دیا ہے۔

امریکہ دس اور ایٹمی آبدوزیں بنائے گا

واشنگٹن ۲۲ جولائی۔ امریکہ بحریہ کے ایک اعلان کے مطابق امریکہ نے دس مزید میزائل بردار ایٹمی آبدوزوں (پولرس) کی تیاری کا کام شروع کر دیا ہے۔ حکومت نے متعلقہ افسروں کو ہدایت کی ہے کہ ایسی آبدوزیں جلد از جلد مکمل کر لی جائیں۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ اہلیہ محمد لطیف صاحب (رنگ فروش آف کوئٹہ) بعارضہ نائیفائیڈ بیمار ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سمیع اللہ نسیم ولد عبد اللہ صاحب افغان (مرحوم)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد حسن افسر مال باختیارات اسپیشل کلکٹر ضلع جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقع موضع فرید محمود کھاٹھیہ تحصیل شورکوٹ

اللہ یار ولد محمد یار قوم جٹ جوتہ سکنہ اللہ یار جوتہ تحصیل شورکوٹ۔ بنام پریم چند رام رنگ پسران بدھو رام نرائن داس ولد متارام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۵۴/۱۴۴ تعدادی ۳۰۱ کنال ۷ مرلہ بمطابق جمعبندی سال ۵۶-۱۹۵۵ء۔ مندرجہ بالا پریم چند وغیرہ غیر مسلم فریق دوئم ہیں جو کہ اب ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۸/۶۱ کو بوقت ۷ ۱/۲ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۷/۶۱ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کئے گئے۔

دستخط حاکم — (مہر عدالت)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴